# ایک خط

## فین تھیسن

### اُستاد زبان و ادب اُردو

### جامعہ اوسلو، ناروے

### کا خط مدیر نئے افق مشتاق احمد قریشی کے نام

مشتاق احمد قریشی، مدیر نئے افق!

یہ جان کر کہ آپ ابنِ صفی پر اسپیشل نمبر نکالنے جا رہے ہیں، مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ کیونکہ میری نظر میں ابنِ صفی کو اُردو ادب میں ابھی تک وہ مقام حاصل نہیں ہُوا جو کہ اُن کو ملنا چاہیئے یا یوں کہیں کہ اردو منقدوں نے اُن کی اہمیت نہیں پہچانی۔ شاید اس پر زیادہ افسوس بھی نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ آخر کار منقدین ابنِ صفی کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ سب لوگ تو ابنِ صفی کو جانتے ہیں اور شوق سے پڑھتے رہتے ہیں۔

"رائی کا پربت" میں صفحہ نمبر ۱۱۳ پر ابنِ صفی خود فرماتے ہیں کہ "اس کی پروا نہ کرو کہ لوگ تمہیں کیا سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ اس پر نظر رکھو کہ تم کیا ہو۔"

ہم بھی پروا نہیں کریں گے کہ منقدین نے ابنِ صفی کو نہیں پہچانا، اس پر نظر رکھیں گے کہ وہ کیا ہیں۔

آپ کا

فین تھیسن

اُستاد زبان و ادب اردو۔

جامعہ اوسلو، ناروے۔


مشتاق احمد قریشی، مدیر، نئے افق

یہ جان کر کہ آپ ابن صفی پر اسپیشل نمبر نکالنے جا رہے ہیں، مجھے بڑی خوشی ہوئی کیوں کہ میری نظر میں ابن صفی کو اردو ادب میں ابھی تک وہ مقام حاصل نہیں ہوا جو کہ ان کو ملنا چاہیئے یا یوں کہیں کہ اردو منقدوں نے ان کی اہمیت نہیں پہچانی۔ شاید اس پر زیادہ افسوس بھی نہیں کرنا چاہیئے کیوں کہ آخر کار منقدین ابن صفی کا کیا بگاڑ سکتے۔ سب لوگ تو ابن صفی کو جانتے ہیں اور شوق سے پڑھتے رہتے ہیں۔

رائی کا پربت صفحہ ۱۱۳ پر ابن صفی خود فرماتے ہیں کہ "اس کی پرواہ نہ کرو کہ لوگ تمہیں کیا سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ اس پر نظر رکھو کہ تم کیا ہو۔"

ہم بھی پرواہ نہیں کرینگے کہ منقدوں نے ابن صفی کو نہیں پہچانا۔ اس پر نظر رکھیں گے کہ وہ کیا ہیں۔

آپ کا

فین تھیسن

استاد زبان و ادب اردو

جامعہ اوسلو، ناروے

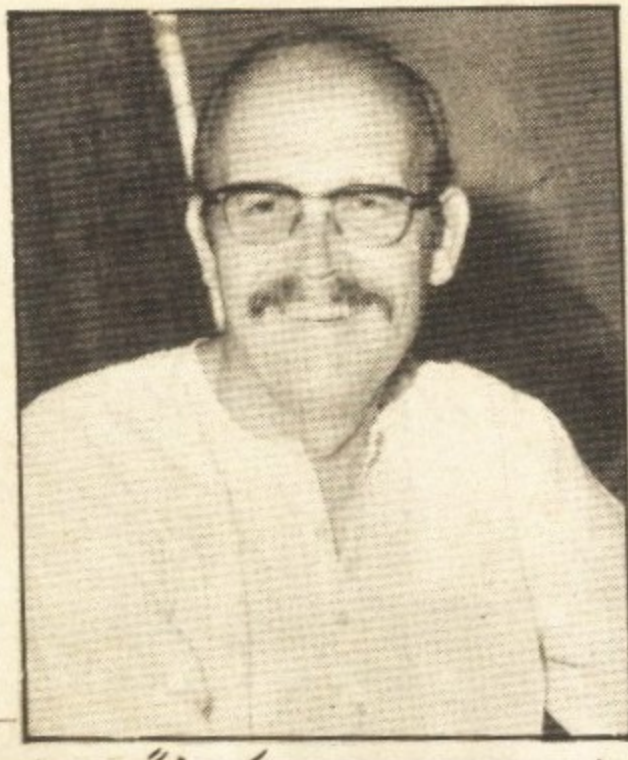

# فین تھیسن

مشتاق احمد قریشی

جوں جوں اگست قریب آ رہا تھا میری پریشانیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا کہ ہم نے اگست میں محترم ابنِ صفی کی برسی کے موقع پر ناول نمبر دینے کا اعلان تو کر دیا اور ناولوں کا انتخاب بھی کر لیا تھا مگر اس اہم موقع پر محترم ابنِ صفی کے بارے میں کیا چھاپا جائے اور کس سے لکھوایا جائے جبکہ بار بار گزارش کے باوجود بھی کسی نے کچھ لکھ کر نہ دیا تھا۔ یہی تفکرات تھے جو مجھے بے چین کیے ہوئے تھے۔ ایک روز میں انھی سوچوں میں غلطاں تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے بے دلی سے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف احمد صفی تھے . . . . پھر انھوں نے جو کچھ بتایا، اُسے سُن کر مجھے یوں محسوس ہُوا گویا اچانک ہی ویرانے میں بہار آ گئی ہو۔ میں جو ایک لمحہ قبل دل برداشتہ و دل گرفتہ بیٹھا تھا خوشی سے یوں کھِل اُٹھا جیسے مجھے دو جہاں کے خزانے مِل گئے ہوں۔ احمد صفی نے بتایا کہ اوسلو یونیورسٹی ناروے کے ایک پروفیسر صاحب پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ موصوف نہ صرف اُردو کے پروفیسر ہیں بلکہ محترم ابنِ صفی کے بے حد پرستار بھی ہیں۔ اُن سے انٹرویو کا وقت بھی لے لیا گیا ہے لہٰذا آپ کل تیاری کے ساتھ آ جائیں۔ بس یہ سُننا تھا کہ ہم نے فوٹو گرافر افضل حسین کو فون کیا اور اگلے دن پروفیسر فین تھیسن کے یہاں جا پہنچے۔ اُن سے ملنے سے قبل ہمارے ذہن میں اُن کا ایک تصور تھا کہ میلی سی جینز میں ملبوس ایک انگریز ہو گا جو انگریزی ملی اُردو میں بات چیت کرتا ہو گا لیکن جب اُن سے گفتگو ہوئی تو ہمیں اپنی سوچ پر دل ہی دل میں شرمندہ ہونا پڑا کہ وہ اتنی صاف اور شستہ اُردو اس انداز میں بول رہے تھے کہ دل چاہتا تھا وہ بولتے رہیں اور ہم سُنتے رہیں۔ خیر انھوں نے جو کچھ بھی کہا وہ ہم نے آپ کے لیے ریکارڈ کر لیا کہ یہی انٹرویو خاص نمبر کے سب سے اہم صفحات قرار پائیں گے اور محترم ابنِ صفی کی برسی کے موقع پر اُن کے چاہنے والوں کے لیے یہی ایک خاص تحفہ ہے۔

مشتاق احمد قریشی

www.wadi-e-urdu.com

سب سے پہلے تو جناب آپ اپنا تعارف خود اپنے طور پر کرائیں تاکہ ہمارے قارئین آپ کے بارے میں یہ جان سکیں کہ آپ کون ہیں؟ کیا کرتے ہیں اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟" ہم نے ریکارڈر آن کرتے ہوئے پہلا سوال کیا۔ انھوں نے سوال غور سے سُنا اور پھر مُسکراتے ہوئے بولے۔

"میرا نام فین تھیسن ہے۔ بلکہ میں لکھ کر بتا دوں تو زیادہ بہتر ہے۔" یہ کہہ کر انھوں نے اپنا نام لکھ کر بتایا اور پھر ہنستے ہوئے وضاحت کی۔

"دراصل جب کوئی اُردو میں میرا نام لکھتا ہے تو تھیسن کا اُس، غائب

کر دیتا ہے یوں میرا نام چینی ہو جاتا ہے۔ فن تھیلن۔ جبکہ میرا نام ... فین تھیسن ہے اور میں اوسلو یونیورسٹی ناروے میں اُردو کا اُستاد ہوں۔ یہ اتفاق ہی ہے کہ میں اُردو کا اُستاد بن گیا ہوں۔ دراصل میں زبانوں کا شیدائی ہوں۔ اب تک میں نے کوئی بیس زبانیں سیکھی ہیں۔"

"بیس زبانوں میں کون کون سی زبانیں شامل ہیں؟" ہم نے اگلا سوال داغا۔

"یورپ کی جو اہم زبانیں ہیں اور یونان سے لے کر بنگلہ دیش تک جو اہم زبانیں ہیں وہ۔" وہ متانت سے بولے۔

"لیکن ہندوستان میں تو بہت سی زبانیں ہیں۔"

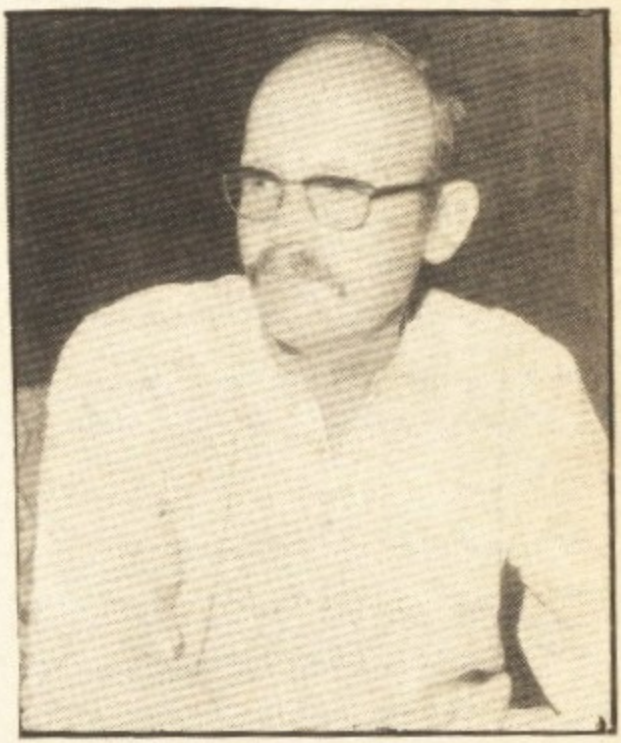

"ہاں۔" انھوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ہندوستان میں ہندی، اُردو آتی ہے۔ تامل آتی ہے اور سنسکرت اور پالی بھی... لیکن کہتا ہوں آتی ہے۔ آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ کچھ زبانیں اتنی روانی سے نہیں..."

"اب محسوس ہوتا ہے کہ آتی ہوں گی۔" ہم نے مسکراتے ہوئے قطع کلامی کی۔ "جب آپ اُردو اتنی صاف اور روانی سے..."

"نہیں نہیں ایسی بات نہیں۔" انھوں نے ہماری بات کاٹتے ہوئے وضاحت کی۔ "سب زبانیں میں اتنی صاف نہیں بول سکتا جتنی کہ اُردو بول سکتا ہوں۔"

یہ حقیقت بھی تھی کیونکہ وہ اب تک اتنے اچھے اور پنے تُلے انداز میں گفتگو کر رہے تھے کہ کوئی بھی سُننے والا یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ کسی غیر ملکی کا لہجہ ہے۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اُردو کو بطورِ خاص نہیں اپنایا۔" ہم نے انھیں چھیڑنا چاہا۔ "آپ نے اُردو کو علاقائی زبان کے طور پر..."

"نہیں..." وہ ہماری بات کا مطلب سمجھتے ہوئے مُسکرائے اور بولے۔ "جیسا کہ میں نے کہا مجھے مشرقی زبانوں سے دلچسپی تھی۔ میں نے سب سے پہلے ہندی سیکھی لیکن اُس وقت مجھے معلوم نہیں تھا کہ دُنیا میں اُردو نام کی بھی کوئی زبان ہے۔ اب میں آپ کو اُردو سے اپنی پہلی مڈبھیڑ بتاؤں۔ جب میں ۱۹۶۴ء میں ہندی سیکھ کر خشکی کے راستے ہندوستان سے اپنے وطن لوٹ رہا تھا تو ظاہر ہے کہ میرا گزر پاکستان سے بھی ہُوا۔ جب میں سرحد سے گزرا تو وہاں پولیس... وہ کیا کہتے ہیں اُسے؟" انھوں نے وضاحت طلب نگاہوں سے ہماری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کسٹم اور امیگریشن۔" ہم نے بتایا۔

"جی، جی وہی۔" انھوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "میں نے اُن سے ہندی میں بات کی تو وہ بولے کہ یہ آپ نے اُردو کہاں سے سیکھی۔ جواباً میں نے بھی پوچھا کہ آپ نے ہندی کہاں سے سیکھی۔" وہ مُسکراتے ہوئے بول رہے تھے۔ ان کی اس بات پر ہم بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکے۔ انھوں نے مزید کہا۔

"دراصل یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندی اور اُردو ایک ہی زبان ہے جسے سیاست نے الگ کر دیا۔ دو زبانیں بنا دیں۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ ہندوستان میں قیام کے دوران ان لوگوں نے مجھے پوری بات نہیں بتائی۔ یعنی کچھ رہ گیا ہے۔"

"یعنی زبان کے بارے میں انھوں نے بخل کیا۔" ہم نے پوچھا۔

"ہاں، زبان اور تہذیب کے معاملے میں۔" وہ ہم سے اتفاق کرتے ہوئے بولے۔ "اسی لیے میں نے فارسی پڑھنا شروع کی۔ بعد میں ایران سے ایم۔ اے کیا۔ پھر ظاہر ہے کہ جسے فارسی اور ہندی دونوں آتی ہوں اُس کے لیے تو اُردو بہت ہی آسان ہے پھر جب میں نے اُردو پڑھنا شروع کی تو معلوم ہُوا کہ اُردو ادب ہندی ادب سے زیادہ دلچسپ ہے۔ ویسے میں نے اُردو زیادہ نہیں پڑھی تھی۔ پھر جب ناروے کی حکومت نے فیصلہ کیا کہ یونیورسٹی میں اُردو کا شعبہ قائم کیا جائے تو یونیورسٹی والوں نے مجھے بُلایا کیونکہ انھیں علم تھا کہ مجھے بیس زبانیں آتی ہیں۔ سو انھوں نے مجھے اُردو کا اُستاد مقرر کر دیا۔ یہ چار سال پہلے کی بات ہے۔ تب سے برابر یہ کوشش کر رہا ہوں کہ میری اُردو اچھی ہو جائے

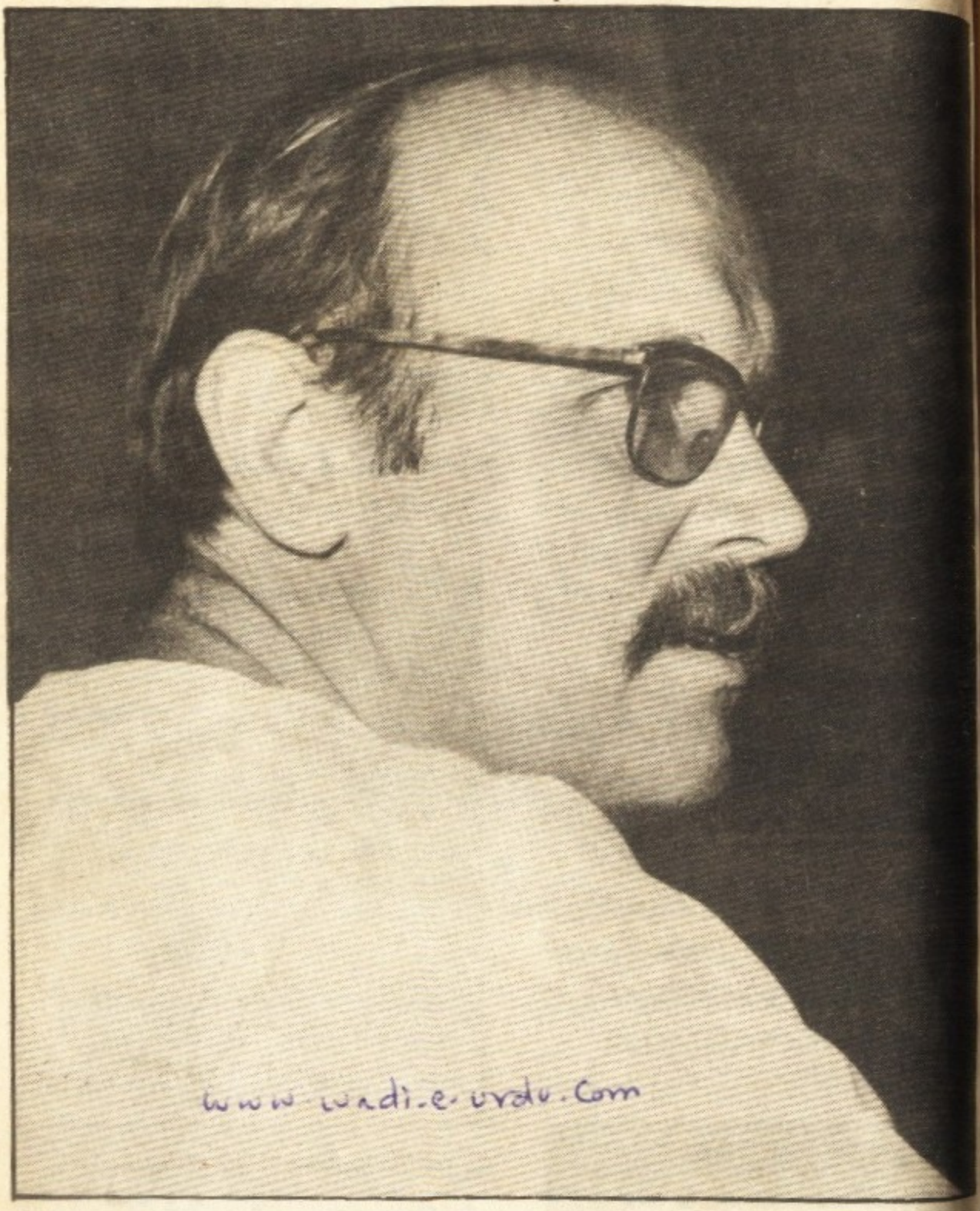
www.wadi-e-urdu.com

آج میں جس مقام پر ہوں اس کے لائق بھی بنوں۔ ویسے ان تین چار سالوں میں میری اُردو کافی اچھی ہوئی ہے خاص طور پر ان تین مہینوں میں جب سے میں پاکستان میں ہوں۔"

"تو پاکستان آنے کے بعد آپ نے اپنی اُردو میں اضافہ محسوس کیا ہے؟"

"ہاں۔" وہ بولے۔ "جس طرح میں اب آسانی سے آپ کی بات سمجھ رہا ہوں پہلے نہیں سمجھ سکتا تھا۔ بعض اوقات درمیان میں پوچھنا پڑتا تھا کہ آپ نے ابھی کیا کہا۔ اب شاید پوچھنا نہیں پڑے گا۔"

"اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ اُردو کا بیشتر حصہ سمجھ چکے ہیں۔"

"ہاں، جہاں تک بات چیت کرنے کا تعلق ہے تو میں سمجھ گیا ہوں۔" پھر وہ مسکراتے ہوئے بولے۔ "ویسے آپ آسانی سے کچھ کتابیں میرے سامنے رکھ سکتے ہیں جنھیں میں ابھی تک بالکل نہیں سمجھ سکتا۔"

"مثلاً۔۔۔"

"مثلاً آپ غالب کی کوئی ایسی غزل میرے سامنے رکھ دیں جو میں نے پہلے کبھی نہ پڑھی ہو تو ظاہر ہے میں بغیر لغات اور تشریح کے نہیں سمجھ سکتا۔ بس دو ایک شعر سمجھ لوں گا۔"

"مطلب یہ ہے کہ اُردو یا جسے آپ انگریزی میں لائٹ اُردو کہیں گے سمجھ سکتے ہیں۔"

"جی ہاں! مثال کے طور پر ابنِ صفی کی کتابیں ہیں انھیں میں لغات کی مدد کے بغیر پڑھ سکتا ہوں۔"

"بہت اچھا ہوا آپ خود ہی ابنِ صفی کی طرف آ گئے۔ میں..."

"جی ہاں، جی ہاں مجھے معلوم تھا آپ اسی طرف آنا چاہتے ہیں۔" وہ میری بات کاٹتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولے۔

"ٹھیک ہے پھر آپ یہ بتائیں آپ نے ابنِ صفی کو کس قدر پڑھا؟"

"میں عمران سیریز کے پہلے تیئس شمارے تو پڑھ چکا ہوں۔ ابھی تو بہت باقی ہیں۔"

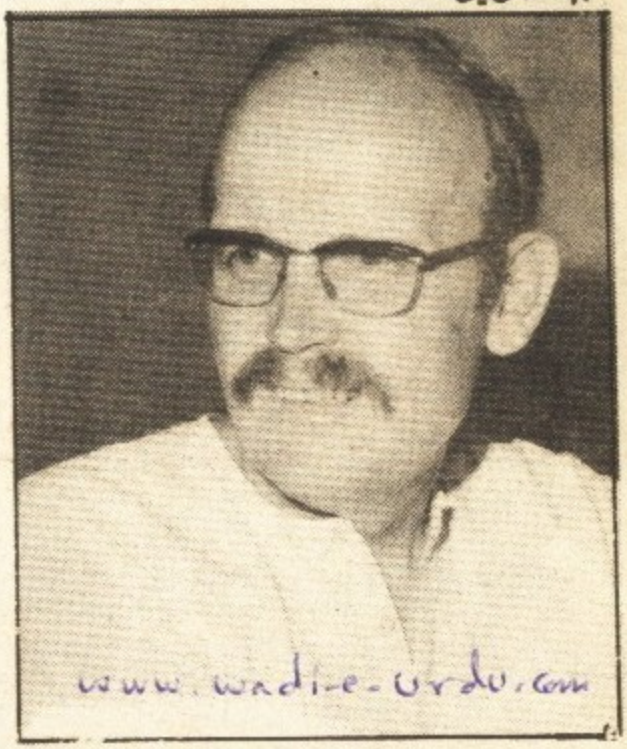


"خیر آپ نے جتنا بھی پڑھا۔ اس سے آپ نے کیا محسوس کیا۔ کیا انھیں بین الاقوامی طور پر کسی کے مقابلے میں رکھا جا سکتا ہے؟" ہم نے اُن کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک نازک سا سوال کیا تو وہ بڑے پُرجوش لہجے میں بولے۔

"ہاں، کیوں نہیں؟ میں یقین سے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی اچھا مترجم مل جائے تو انھیں بین الاقوامی طور پر رکھا جا سکتا ہے لیکن مجھے شک ہے کہ کوئی ایسا اعلیٰ ترجمہ کرنے والا مل سکے۔ کیونکہ ان کا طنز و مزاح کا جو انداز ہے۔ اُسے ترجمہ کرنے کے لیے مترجم کا اہلِ زبان ہونا لازم ہے۔ یعنی کوئی پاکستانی یا ہندوستانی جسے اچھی سے اچھی انگریزی آتی ہو۔ وہ بھی ترجمہ نہیں کر سکتا اور پھر جو انگلینڈ کے اہلِ زبان ہیں ان میں بھی ایسا آدمی کہاں ملے گا، جسے اُردو بھی آتی ہو اور وہ اس کام میں دلچسپی بھی لے۔"

"نہیں ایسا آدمی ہم میں موجود ہے اس وقت۔" ہم نے مسکراتے ہوئے انھیں آگاہ کیا۔

"ہاں، ہو سکتا ہے۔" وہ کچھ نہ سمجھتے ہوئے سادگی سے بولے۔

"نہیں ایسا آدمی ہمارے درمیان موجود ہے اس وقت جو اُردو میں بھی ابنِ صفی کے حوالے سے بات کر رہا ہے اور اسے نہ صرف انگریزی پر بلکہ بہت سی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔" ہم نے مسکراتے ہوئے اپنی بات دُہرائی۔

"اچھا اچھا۔" وہ ہماری بات کا مطلب سمجھ کر ہنستے ہوئے بولے "لیکن انگریزی میری... میں اہلِ زبان نہیں ہوں۔ انگریزی کی نظر سے میری مادری زبان ڈینش ہے۔ تو میں بھی یہ کام نہیں کر سکتا۔ البتہ ڈینش میں شاید میں ترجمہ کر سکوں لیکن یہ بھی ایک..."

"چلیے ہم ڈینش ادب کے حوالے سے ہی بات کر لیتے ہیں۔" ہم نے اُن کی بات کاٹتے ہوئے انھیں گھیرنے کی کوشش کی۔ "ڈینش آپ کی مادری زبان ہے اور پھر ابنِ صفی نے جو ادب تخلیق کیا ہے کیا وہ اس پائے کا ہے کہ اُسے ڈینش ادب کے مقابلے پر رکھا جا سکے؟"

"ابنِ صفی ایک ہنر مند ہیں۔" وہ گہری سنجیدگی سے بولے۔ "میں سمجھتا ہوں انھوں نے ہمیشہ لوگوں کی تفریح کے لیے لکھا یعنی تفریحی ادب، اب اُردو میں پتا نہیں اسے کیا کہتے ہیں لائٹ ادب۔" انھوں نے سوالیہ نگاہوں سے ہماری جانب دیکھا۔

"نہیں، اُردو میں بھی اسے ہم تفریحی ادب ہی کہتے ہیں۔" ہم نے وضاحت کی

**اُردو کو زندہ رکھنے میں**
**ابنِ صفی کا ایک اہم کردار ہے**

"ہاں تو ابنِ صفی بہت بڑے ہنر مند ہیں۔ اگر میں انھیں ڈینش میں ترجمہ کروں تو میں خود کوئی ادیب یعنی تخلیقی ادیب تو ہوں نہیں اس لیے میں نہیں کہہ سکتا کہ میں ترجمہ کر سکوں گا جو اُن کے لائق ہو لیکن اگر ترجمہ ٹھیک ہو تو اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگ انھیں پڑھنے لگیں گے لیکن وہاں کے ادیب اسے ادب مانیں گے

فین تھیسن، مشتاق احمد قریشی

ہیں یہ میں نہیں کہہ سکتا لیکن پڑھیں گے ضرور۔"

"یہ بات تو یہاں بھی متنازعہ ہے۔ پورے ہندو پاک میں ابنِ صفی ایک متنازعہ شخصیت رہے ہیں۔ یہاں کے ادیبوں نے بھی انھیں اپنا ہم عصر نہیں گردانا اور نہ جانا اور نہ ہی انھیں وہ مقام دیا جس کے وہ مستحق تھے۔ جبکہ پڑھنے والوں نے انھیں اُن سے کہیں اُونچا مقام دیا۔ پاکستان اور ہندوستان کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اُردو میں جتنا ابنِ صفی کو پڑھا گیا یا اُن کی کتابیں فروخت ہوئیں، کسی اور ادیب کو وہ عروج یا وہ سیل حاصل نہیں ہو سکی۔ اس لحاظ سے جہاں تک پڑھنے والوں کا تعلق ہے انھوں نے تو ابنِ صفی کو قبول کیا لیکن ادیب جو اس صنف کے ہیں یا ان کے ہم عصر ہیں انھوں نے کبھی انھیں اپنے ساتھ شامل نہیں کیا۔"

"لیکن میں ذاتی طور پر اسے ادب سمجھتا ہوں۔" وہ تیزی سے بولے۔ "اور میرا خیال ہے کہ تاریخِ ادب میں ان کی اپنی جگہ ہے کی اور ہونی بھی چاہیے۔ ویسے چار پانچ دن قبل ابوالخیر کشفی صاحب

**ابنِ صفی نے مزاح اور سسپنس کو یکجا کر کے ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دیا۔ اس معاملے میں دُنیا بھر میں اُن کا کوئی ثانی نہیں۔ یہ بات میں اس لیے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے بین الاقوامی ادب کا مطالعہ کیا ہے**

سے میری بات ہوئی تھی انھوں نے بھی یہ کہا تھا کہ ابنِ صفی کا اُردو ادب میں بہت بڑا حصّہ ہے۔ میرے خیال میں اُردو ادب میں اُن کی بہت بڑی اہمیت ہے کیونکہ مجھے بہت سے اچھے شاعروں اور پروفیسروں سے ملنے کا اتفاق ہُوا ہے جن کا کہنا ہے کہ وہ جب بھی فریح کے طور پر کچھ پڑھنا چاہتے ہیں تو ابنِ صفی کو پسند کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ملے ہیں جو کہتے ہیں کہ انھوں نے ابنِ صفی کی ساری کتابیں پڑھی ہیں۔"

"کچھ نام بتانا پسند کریں گے آپ؟" احمد صفی جو بڑی دیر سے خاموش بیٹھے سُن رہے تھے بولے۔

"دراصل اس کی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں یہ جتنے بھی لوگ ہیں سب پردہ نشین ہیں۔ ان سے جب بھی ابنِ صفی کے حوالے سے بات ہوتی ہے تو یہ انکار کر دیتے ہیں۔ اگر آپ ہی کے توسط سے کچھ نام معلوم ہو جائیں تو ہم اپنے قارئین تک پہنچا دیں۔" ہم نے احمد صفی کی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ انھوں نے اسی لیے بتایا تھا کہ اگر آپ پوچھیں تو میں بتا دوں۔" وہ ہنستے ہوئے بولے۔ "بہرحال ابوالخیر کشفی صاحب نے کہا تھا کہ انھوں نے ساری کتابیں پڑھی ہیں۔"

"نہیں، وہ تو خیر بہت معترف ہیں اُن کے۔" احمد صفی نے بھی تصدیق کی۔

"اور ہاں ایک شاعر ہیں شمیم بلگرامی انھوں نے بھی یہی کہا تھا کہ جب میں تھکا ہُوا ہوتا ہوں اور کوئی ہلکی پھلکی چیز پڑھنا چاہتا ہوں تو ابنِ صفی کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جامعہ کراچی میں سماجی بہبود کے ایک پروفیسر ہیں۔ مجھے نام یاد نہیں آ رہا۔ آپ چاہیں تو معلوم کر سکتے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا تھا کہ جب آپ کوئی لائٹ چیز پڑھنا چاہتے ہیں تو کیا پڑھتے ہیں۔ تو انھوں نے بھی ابنِ صفی ہی کا نام لیا تھا اور بھی بہت سے لوگوں نے تعریف کی تھی لیکن مجھے اس وقت ان کے نام یاد نہیں۔"

"چلیے ہمارے لیے یہی کافی ہے۔"

"لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی نے ابنِ صفی کی ساری کتابیں پڑھی ہیں تو وہ چاہے نہ چاہے اس کی زبان اور تحریر پر اُن کا اثر ضرور پڑے گا کیونکہ جب آپ ایک مصنف کے ہزاروں صفحات پڑھیں گے تو آپ کی اپنی زبان پر اس مصنف کا اثر ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ

میں کہہ نہیں سکتا کیونکہ میں نے انھیں پڑھا نہیں۔"

"نہیں، ابنِ صفی صاحب نے اس قسم کا ادب بھی تخلیق کیا ہے۔ مجھے یاد نہیں رہا ورنہ میں آپ کو ضرور پیش کرتا۔ اُن کے مضامین کا مجموعہ ہے 'ڈپلومیٹ مُرغ' کے عنوان سے۔ اس میں انھوں نے اسی طرح طنز و مزاح کے پیرائے میں گفتگو کی ہے۔" ہم نے انھیں آگاہ کیا۔

"ہاں، ویسے انھوں نے جو پیش رس لکھے ہیں وہ بھی تو ایک طرح کا..."

"جی ہاں یہ آپ نے بالکل درست کہا۔" ہم نے تائید کی اور اس اثنا میں احمد صفی نے بھی ایک سوال جڑ دیا۔

"آپ اُن سے متعارف کیسے ہوئے تھے؟"

"یہ بھی ایک اتفاق ہے لیکن میں اتفاقات پر بڑا یقین رکھتا ہوں۔ جب میں کراچی آیا تو لوگوں سے ملنے اِدھر اُدھر نہیں دوڑتا رہا بلکہ جو لوگ مجھے اتفاقی طور پر ملتے رہے میں اُن سے ملا۔ پھر رفتہ رفتہ مختلف لوگوں سے میری واقفیت ہوگئی اور ہاں جب کراچی آئے مجھے دوسرا یا تیسرا دِن تھا کہ میں دو تین کتابوں کی دُکانوں پر گیا اور اُن سے پوچھا کہ آپ کا پسندیدہ مصنّف کون ہے یا آپ کیا پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ دونے کہا کہ ہم پڑھتے نہیں

فین تھیسن، مشتاق احمد قریشی، احمد صفی

سے یہ لازمی ہے کہ اُردو ادب پر ابنِ صفی کا اثر ہے۔ ایک بات اور بھی ہے کہ مجھے کئی ایسے آدمی بھی ملے ہیں جو اُردو ادب کے شائق ہیں وہ کہتے ہیں کہ اُردو ادب کا دروازہ ابنِ صفی نے کھولا تھا یعنی جب میں جوان تھا اور نہیں پڑھتا تھا تو میں پھر ابنِ صفی کو پڑھنے لگا اس سے مجھے پڑھنے کی عادت ہوگئی اور میں دوسری کتابیں بھی پڑھنے لگا۔ مطلب یہ کہ اُن کی بہت بڑی اہمیّت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اُردو کو زندہ رکھنے میں ابنِ صفی کا ایک اہم کردار ہے۔"

## اُردو کی حفاظت کے لئے جو خدمات ابنِ صفی نے انجام دیں وہ بڑے بڑے ادیب بھی انجام نہ دے سکے

"آپ کے تاثرات کیا ہیں۔ میرا مطلب ہے آپ نے کیا محسوس کیا۔ دوسری کتابوں کے مقابلے میں ان کی تحریریں آپ کو آسان لگیں یا...؟" ہم نے پوچھا۔

"ہاں ہاں بالکل" انھوں نے مختصر سا جواب دیا۔

"ان کے علاوہ آپ نے اُردو ادب میں جیسے آپ لائٹ لٹریچر..." ابھی ہم اپنا سوال پورا بھی نہ کر پائے تھے کہ انھوں نے فوراً ہماری بات کاٹ دی اور بولے۔

"جہاں تک لائٹ لٹریچر کی بات ہے تو ابنِ صفی کے علاوہ میں نے کچھ اور نہیں پڑھا۔ ویسے سب لوگوں کا یہی کہنا ہے کہ وہ سب سے اچھے ہیں اور جب تک میں اُن کی تمام کتابیں نہیں پڑھ لیتا تو میں یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ کچھ اور پڑھوں، جب عوام اور پروفیسر سب یہ کہتے ہیں کہ لائٹ لٹریچر میں وہ سب سے بہتر ہیں تو... خیر اگر آپ ابنِ انشاء کو لاکر کہیں کہ یہ بھی کچھ اس طرح کا ہے تو

صرف کتابیں بیچتے ہیں جبکہ تیسرے نے کہا کہ میں عمران سیریز پڑھتا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ عمران سیریز کیا ہے تو انھوں نے کتابیں دکھائیں میں نے سوچا کہ میں بھی پڑھ کر دیکھوں کہ کیا چیز ہے کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اُردو سیکھنے اور رواں کرنے کے لیے مجھے کوئی نہ کوئی ہلکی چیز چاہیے۔ پھر پتا چلا یہ تو بہت سی کتابیں ہیں تو میں نے بڑی مشکل سے اس کا پہلا نمبر یعنی پہلا شمارہ نکالا اور پڑھا۔ اسے پڑھنے میں مجھے چھ دن لگے اب میں تیئس شمارے پڑھنے کے بعد ایک شمارہ چھ، سات گھنٹے میں پڑھ لیتا ہوں۔ مجھے کافی فائدہ ہوا ہے اس سے۔"

"یہی ہم معلوم کرنا چاہتے تھے کہ یہ کتابیں اُردو سیکھنے میں آپ کی معاون ثابت ہوئیں؟"

"ہاں بہت۔" انھوں نے برجستہ کہا اور پھر ذرا رُک کر بولے "یہ بھی ہے کہ جب آپ پڑھتے ہیں تو سسپنس میں ہوتے ہیں کہ آگے کیا ہوگا۔ کیا ہوگا۔ آپ کی کوشش ہوتی ہے کہ جلدی پڑھیں

احمد صفی، فین تھین، مشتاق احمد قریشی

ں بھلی پڑھنے سے کافی مشق ہو جاتی ہے۔ اب مجھے اتنی اچھی
ہیں آتی پھر بھی میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اُن کی زبان اچھی ہے۔
ٹھیک لگتی ہے۔ ویسے میں کون ہوں؟ لیکن جو اچھے ادیب
وہ بھی کہتے ہیں کہ اُن کی زبان اچھی ہے۔"

"یہ تو ہمارے لیے ایک سند ہو جاتی ہے کہ آپ جو اہل زبان
ہیں آپ نے جو کچھ وہ اپنے قاری کو کمیونیکیٹ کرنا چاہتے
سمجھا۔ یہ اُن کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔"

"ہاں بالکل۔" انھوں نے تائید کی اور بولے "جیسا میں نے
کہ ان کا پہلا شمارہ 'خوفناک عمارت' پڑھنے میں مَیں نے چھ دن
لگائے۔ لغات میرے ساتھ تھی اور۔۔۔"

"آپ کو لغات استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئی؟" ہم نے
قطع کلامی کی۔

"ہاں اسی لیے تو چھ دن لگے لیکن اب میں اُن کی کتابیں لغات
کے بغیر ہی سمجھ لیتا ہوں۔ ویسے پہلے شمارے میں مَیں یہ تو سمجھ گیا تھا

## جو زبانیں مر رہی ہوں بوڑھی عورتیں وہ زبان بہت اچھی بولتی ہیں

کہانی کیا ہے اور کیا ہوا ہے لیکن بعض چھوٹی چھوٹی باتیں تھیں جو
نہیں سمجھ سکا۔ اب اُن کی کتابیں مَیں ننانوے فی صد سمجھ لیتا
ہوں۔ جبکہ پہلا شمارہ ستر فی صد سمجھا تھا لیکن اگر آپ ستر فی صد
ستر فی صد سمجھیں تو بہت بڑی بات ہے۔"

"آپ نے ابنِ صفی صاحب کی شاعری دیکھی یا پڑھی؟"

"دیکھی تو ہے لیکن ابھی تک پڑھی نہیں۔" وہ بڑی سادگی سے
بولے۔ "ان کے نمونے میرے پاس نہیں ہیں لیکن میں نے دیکھی ضرور ہے۔"

## اُردو زبان میں مرتی ہوئی زبانوں کی ایک علامت موجود ہے

"خیر جیسا کہ ہمارے ہاں ایک تاثر ہے کہ بہت سے لوگوں میں
ابنِ صفی صاحب کی کتابوں نے اُردو پڑھنے اور سیکھنے کا شوق پیدا
کیا۔ انھوں نے اُردو کو اپنایا۔ آپ جو ابھی اُردو سیکھنے کے مرحلے میں
تھے آپ نے کیا محسوس کیا؟ اُن کتابوں نے آپ کی مدد کی؟"

"ہاں بہت مدد کی۔" وہ بولے۔ "اب میں اس کے بارے میں
کہوں میرا خیال ہے کہ جو کچھ روانی میری اُردو میں آئی ہے ابنِ صفی

کی وجہ سے آئی ہے۔ اگر آپ سُننا چاہیں تو خدا کی بستی ہے شوکت میقی
صاحب کی، وہ بھی میں پڑھ رہا ہوں۔ ان کا اور ابنِ صفی کی تحریر کا
تھوڑا سا موازنہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ خدا کی بستی کو تو لوگ ادب

مانتے ہیں اور وہ ادب ہے بھی۔ بہت اچھی کتاب ہے لیکن
ابنِ صفی نے کوشش ہی نہیں کی کہ وہ کچھ لکھیں جسے یہ لوگ ادب
کہیں۔ انھوں نے صرف تفریحی ادب ہی لکھا شاید اس میں اُن
کی ہنرمندی زیادہ ہو۔ اب خدا کی بستی میں ایک کہانی ہے، کیا
کہتے ہیں ایک واقعہ ہے کہ ایک لڑکا ہے راجا، وہ ایک گداگر کو
چھوٹی سی گاڑی میں بٹھا کر کھینچتا ہے۔ وہ واقعہ بڑی تفصیل سے
بتایا گیا ہے کہ وہ کس طرح کھینچتا ہے۔ جبکہ ابنِ صفی کی عمران سیریز کے
کسی شمارے میں، نام مجھے یاد نہیں آرہا ایسا ہی ایک واقعہ ہے
کہ اُسے ناشاد یا جعفری کو جو نشے کی حالت میں ہوتا ہے سزا
دینا چاہتا ہے تو انھیں گداگر کی گاڑی میں بٹھا کر بچوں سے کہتا ہے
کہ اسے کھینچو۔ یہ تو انھوں نے صرف ایک مذاق کیا لیکن جس
طرح سے انھوں نے بیان کیا اس سے ہمیں احساس ہو جاتا ہے
کہ کسی گداگر کی گاڑی میں اُچھلتے کودتے چلا جانا کس طرح ہوتا ہے۔
مجھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ تجربہ میرے ساتھ ہوا ہے۔ جبکہ
خدا کی بستی میں اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود ایسا بالکل محسوس نہیں
ہوا۔ جبکہ جعفری کا سفر مجھے زیادہ دیر تک یاد رہا۔"

"یعنی آپ نے اُن کی تحریر کو زیادہ جاندار پایا۔"

"ہاں۔۔۔ آپ یہ بھی اپنے آپ سے پوچھ سکتے ہیں کہ اگر

ابنِ صفی کچھ دوسری طرح کی کتابیں لکھنے کی کوشش کرتے تو کیا بن جاتے۔ سوچنا پڑتا ہے لیکن وہ چاہتے ہی نہیں تھے۔"

"اصل میں وہ چاہتے یہ تھے کہ جو کچھ بھی لکھیں وہ عام آدمی کے لیے لکھیں اپنی ذات یا چند مخصوص لوگوں کے لیے نہ لکھیں۔ جبکہ یہاں ہوتا یہ رہا ہے کہ چند لوگوں نے مل کر ایک گروپ بنا لیا اور پھر انھی کے لیے لکھا اور انھی سے سُنا۔ جبکہ ابنِ صفی نے پورے اُردو داں طبقے کے لیے لکھا۔ خواہ وہ دُنیا میں کہیں بھی ہو۔ اس کا ثبوت آپ خود ہیں جنھوں نے اُن سے تاثر قبول کیا۔"

"جی ہاں بالکل۔" وہ مختصر سا جواب دے کر خاموش ہی ہوئے تھے کہ ہم نے اگلا سوال کر دیا۔

"اردو کو آپ نے بین الاقوامی طور پر رائج مستند زبانوں میں کس درجے کی زبان پایا۔ میرا مطلب ہے یورپی زبانوں کے

## اُردو ادب
### ہندی ادب سے زیادہ دلچسپ ہے

مقابلے میں؟" میرے اس سوال پر وہ کچھ دیر تک خاموش رہے اور پھر سنجیدگی سے بولے۔

"اب مجھے اس طرح زبانوں کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں لگتا۔ ہر زبان میں امکانات ہیں کہ وہ کچھ بھی بن سکتی ہے لیکن اس وقت تو مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے اُردو خطرے میں ہے۔ میں اس سلسلے میں دو مثالیں دوں گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ ہندی اور اُردو ایک زبان ہے تو جب میں ہندوستان میں ہندی سیکھ رہا تھا تو لوگ مجھ سے انگریزی ... بولنا چاہتے تھے تو میں بچّوں کو پکڑ لیتا تھا کیونکہ انھیں انگریزی نہیں آتی تھی۔ وہ مجھ سے خالص ہندی اُردو میں بات کرتے تھے لیکن اب میں بچّوں کو پکڑوں تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ وہ اُردو، انگریزی کا ملغوبہ بولتے ہیں یا پنجابی، انگریزی کا ملغوبہ بولتے ہیں۔ یہاں کراچی میں جو بچے ... ہیں وہ اُردو میں گن ہی نہیں سکتے اگر آپ انھیں کہیں جو سٹھ تو وہ سمجھیں گے ہی نہیں اگر آپ کہیں سکسٹی فور تو فوراً سمجھ لیں گے۔ اب یہاں جو لوگ سنتے ہیں کہ میں اُردو سیکھ رہا ہوں تو وہ مجھے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ میں بوڑھی عورتوں سے مل کر باتیں کروں۔ کیونکہ انھیں بہت اچھی اُردو آتی ہے۔ جب لوگ یہ کہنے لگے کہ بوڑھی عورتوں کو اچھی اُردو آتی ہے تو یہ مرتی ہوئی زبان کی ایک علامت ہے۔ ہمیشہ جو زبانیں مرتی ہیں یا مر رہی ہیں ان میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ بوڑھی عورتیں دوسروں سے زیادہ اچھی بولتی ہیں۔ اگر ایک زبان پورے طور پر زندہ ہے تو نوجوان، بچّے، بوڑھے سب اتنی ہی اچھی بولتے ہیں۔"

"آپ نے بہت اچھے پوائنٹ کی نشاندہی کی۔ بہت اچھا تجزیہ ہے آپ کا۔" ہم ان کی بات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"لیکن اُردو کی حفاظت کے لیے جو خدمات ابنِ صفی نے انجام دی ہیں وہ بڑے بڑے بلند مقام ادیب بھی انجام نہیں دے سکے۔"

"یہ آپ کا صحیح خراجِ تحسین ہے ابنِ صفی کے لیے۔ میں اس کے لیے آپ کا بہت شکر گزار ہوں اور سمجھتا ہوں کہ ابنِ صفی کے حوالے سے جو کچھ میں نے آج حاصل کیا، جو تسکین و فرحت مجھے آج ملی شاید آپ سے ملاقات نہ ہونے سے ادھوری رہتی۔" ہم اُن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بولے۔

"تو میں ایک سوال کا جواب آپ کو دوں جو آپ نے اب تک نہیں پوچھا یا پوچھنے سے رہ گئے۔" وہ مُسکراتے ہوئے بولے تو ہم چونک کر اُن کی شکل دیکھنے لگے۔ وہ ایک لمحہ ہماری حیرت سے محظوظ ہوئے پھر بولے۔ "آپ نے ابنِ صفی کے ترجمے کی بات کی تھی تو یہ ضروری نہیں ہے کہ میں کبھی ابنِ صفی کا ترجمہ کروں جو بھی ابنِ صفی کا ترجمہ کرے گا۔ اسے تقریباً اسی درجے کا مزاح ہونا چاہیے۔

## تاریخِ ادب میں ابنِ صفی کی اپنی جگہ
### رہے گی اور رہنی بھی چاہیے

یہ ضروری نہیں کہ میں یہ کام کر سکوں لیکن اگر آپ نے یہ پوچھا ہوتا کہ کیا آپ ابنِ صفی کے متعلق کچھ لکھیں گے تو میں کہتا ہاں ضرور لکھوں گا۔"

"نہیں نہیں۔ میں آپ سے آخر میں ضرور گزارش کرتا کہ..."

"اچھا!" یہ کہہ کر انھوں نے میری بات کاٹ دی اور ہنستے ہوئے بولے۔ "دراصل آپ جس طرح شکریہ ادا کر رہے تھے میں سمجھا انٹرویو ختم ہو گیا۔"

"نہیں وہ ابنِ صفی کے حوالے سے جذباتی کیفیت کا اظہار تھا۔ چلیے میں اب آپ سے کہتا ہوں کہ آپ اُن سے متعلق اور اُردو کے متعلق جو آپ کے جذبات اور خیالات ہیں ہمیں لکھ کر دیں۔ جیسا کہ ابھی آپ نے کہا کہ اُردو ایک مرتی ہوئی زبان ہے۔"

"نہیں یہ نہیں کہنا چاہیے۔ میں نے کہا تھا کہ کچھ مرتی ہوئی زبانوں کی علامات ہیں جو اُردو میں پائی جاتی ہیں۔ ویسے کبھی کبھی انسان بھی

بیمار ہو جاتا ہے اور پھر دوبارہ تندرست بھی ہو جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ مر جائے لیکن یہ جو لوگ مجھے بوڑھی عورتوں کے ساتھ رہنے کا مشورہ دیتے ہیں، یہ ایک نشان ضرور ہے۔" انھوں نے وضاحت کی۔

"آپ نے اب تک جتنے بھی ناول پڑھے ہیں بین الاقوامی ادب یا برِصغیر کے حوالے سے ان کے مقابلے میں ابنِ صفی کو کیسا ناول نگار پایا؟"

"یہ تفریحی ناول نگار ہیں۔ اگر ہم اُن کا موازنہ اگاتھا کرسٹی سے کریں تو ابنِ صفی کی کتابوں میں دو ایک پہلو ایسے ہیں جو اگاتھا کرسٹی میں نہیں ہیں۔ ایک تو طنز و مزاح، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی کامیابی کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ان کی زبان رواں ہے۔ دوسری بات یہ کہ انھوں نے ایسا کارنامہ انجام دیا جو شاید کسی اور نے انجام نہیں دیا۔ وہ یہ ہے کہ انھوں نے مزاح اور سسپنس کو یکجا کیا۔ اکثر ہوتا یہ ہے کہ اگر لوگ مزاح لکھتے ہیں تو اس میں سسپنس نہیں ہوتا۔ یعنی

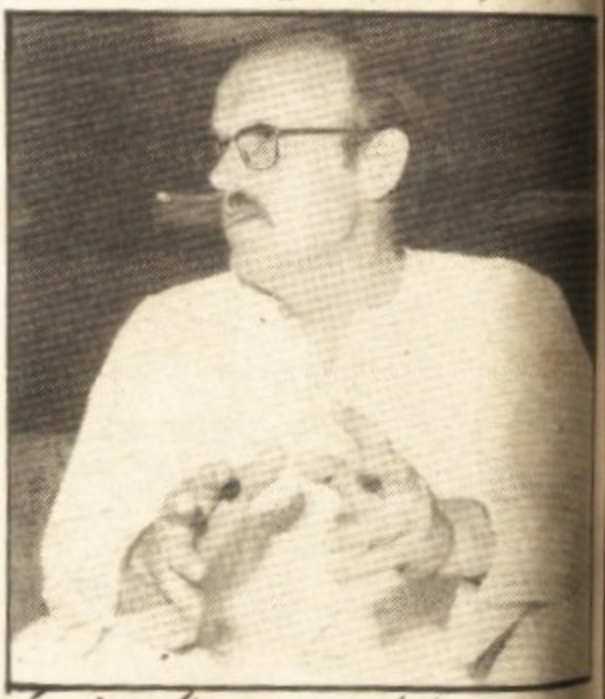

سسپنس اور مزاح کا ایک ساتھ ہونا میں نے کسی میں نہیں دیکھا۔ کوئی مزاح لکھتے وقت سسپنس ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہم یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ مذاق ہی مذاق ہے۔ جبکہ ابنِ صفی کے ہاں یہ دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔ یہ میں نے کسی اور میں نہیں دیکھا۔"

"آپ نے مغربی ناول نگاروں اور ابنِ صفی میں کوئی قدر مشترک پائی؟"

"ظاہر ہے۔" وہ بولے۔ "یہ سسپنس ناول تو شاید وہ اُدھر ہی سے لائے ہیں لیکن میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر کچھ کہوں گا تو خام بات ہو گی لیکن ہے تو یہ مغربی ادب سے ہی۔ اگر وہ مغربی ادب سے آشنا نہ ہوتے تو شاید وہ ایسے ناول نہ لکھ پاتے۔ ویسے انھوں نے اس میں جدت پیدا کی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا۔ مزاح اور سسپنس، یہ میں نے اپنے ادب میں اور بین الاقوامی ادب میں نہیں دیکھا۔"

"اچھا اگر ہم آپ کی خدمت میں یہاں سے اُن کی کتابیں بھیجیں تو کیا آپ اپنے طلباء کو یہ کتابیں پڑھانا پسند کریں گے یا یہ اُن کے نصاب میں معاون ثابت ہوں گی؟"

"ہمارے نصاب میں یہ ہے کہ ہم پچیس صفحے پاپولر لٹریچر کے اپنے طلباء کو پڑھاتے ہیں۔ کیونکہ انھیں دو سال کی مدت میں اُردو سیکھنا ہوتی ہے اس لیے یہ ممکن نہیں کہ انھیں پورا ناول پڑھایا جا سکے۔ البتہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ انھیں ابنِ صفی کے کسی ناول کا دلچسپ چھندے دار واقعہ، مثال کے طور پر 'حماقت کا جال' ہے اُس کا پہلا باب ہے 'احمقوں کی انجمن'، اُسے ہم الگ کر کے پڑھا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم انھیں ابنِ صفی کے دلچسپ مکالمے بھی پڑھا سکتے ہیں جو اُن کے لیے کافی مفید ثابت ہوں گے۔"

ہمیں انٹرویو کرتے کافی دیر ہو چکی تھی۔ افضل صاحب بھی اپنے کام سے یعنی تصویریں بنانے سے فارغ ہو چکے تھے لہٰذا ہم نے انٹرویو ختم کرنے کا سوچا اور اُن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک بار پھر اُن سے ابنِ صفی اور اُردو کے بارے میں کچھ لکھنے کی درخواست کی تاکہ ہم اُسے خاص نمبر میں انٹرویو کے ساتھ دے سکیں۔

"اچھا میں بھی لکھوں گا۔ یہ کب نکلے گا؟" انھوں نے پوچھا۔

"عید کے بعد۔" ہم نے بتایا۔

"ٹھیک ہے میں آپ کے ڈائجسٹ "نئے اُفق" کے لیے تو لکھوں گا ہی لیکن میں ابنِ صفی پر ایک مقالہ لکھنا چاہتا ہوں اور اُن کی زندگی و فن کے بارے میں شاید ایک کتاب بھی لکھوں لیکن اس کا فیصلہ ابھی نہیں کیا۔ البتہ مقالہ ضرور لکھوں گا۔" انھوں نے ہاتھ ملاتے ہوئے ہمیں خوشخبری دی اور ہم خوشی کے جذبات لیے ... اپنے دفتر لوٹ آئے۔

www.wedi.com